منشور محمدی

منشور محمدے الٰہی	شایع ہوز ماہ تا ماہی	انجیل و زبور پر ہو دایم	صدہا مفتخر و مباہی
فرمان سولان سلف گفتہ مرفوع	توقیع خط آیت منشور محمدی	توریت و ہم انجیل برافتاد در تجمیل	چون گشت علم رایت منشور محمدی

نمبر ۲۵ | مورخہ ۵ رمضان مبارک روز جمعہ ۹۳ ہجری مطابق ۱۴ ابمبر ۱۸۱۶ع | جلد ۶

اشتہار قیمت اخبار منشور محمدی

سالانہ قیمت معہ محصول ڈاک ۵ قیمت کل خریدار دن سے پیشگی لیجاویگی مابعد کی کچھ شرط نہین جن صاحبونکو اس پرچہ کی نسبت کچھ خط و کتابت کرنی منظور ہو یا تر قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بنام **محمد شریف** مہتمم و مالک مطبع و اخبار منشور محمدی واقع معسکر بنگلور کے نام روانہ فرماوین مگر شرط یہہ ہی کہ اپنا نام مبارک و نام شہر محلہ و مضامین وغیرہ بخط واضح لکھا کرین والا وہ اسکی تعمیل ہرگز وقوع مین نہ آویگی ۔ ز قیمت یا عطیہ ارسال کرنا ہو بذریعہ نوٹ یا منی آرڈر یا نکٹ نصف آنہ بصیغہ رجسٹری روانہ فرماوین صورت ترسیل نکٹ فی روپیہ نصف آنہ کی نکٹ فرستادہ خواہد

غزل

کل سرکشان کفر ہین پامال مصطفا — کس اوج پر ہی دیکھنا اقبال مصطفا
اگر کفر کا چراغ ہی ہووے زمین پر — چمکا ہی جب سے نیر اجلال مصطفا
کیا لطف ہوگا حشر مین جب ہونگے مدح خوان — حسان لگے اور مین دنبال مصطفا
حسن بتان رکوتہ سی اس حسن پاک کے — کب ہال اسے سمجھتے ہین عمال مصطفا
یہہ ذکر قوت جان ہی عشاق کے لئے — ہان و عظو سنئے احوال مصطفا
رکھیں کیسے کیسہ دلین سنبھال کے — ہی جنس بے بہا مجھے ہر قال مصطفا
رشک بہشت ہوگی مری قبر جس گھڑی — لاوینگے سامنے میرے تمثال مصطفا

جی جان سے فدا ہین طریق سوال پر — وہ قال مصطفا جو ہے حال مصطفا
مسلم کہان فقیر ہین یہ خادم حبشی — یہہ ہو بیرے غنی ہین ز اموال مصطفا

بقیہ اوتار ہنود کی مذمت اور مقابلہ ببر محمد کا سگ رام لچھمن سے

جناب محمد شریف صاحب ناظم ترقی طریقہ محمدیہ دام عنایتہ
آج بندہ نے پنڈت سگ رام لچھمن صاحب کو طلب کرکے پرچہ
منشور محمدی نمبر ۲ سنایا اپنے اوتارون کی مذمت سنکر بہت
چکرائی اور کلے درازی سے یہہ ہی بھونسی کہ ہمارے اوتارون سے

بیکسی اور غربت آپ کو یاد نہین آتی جنہون نے محض حب
ایمانی سے یہہ تکالیف اپنی اوپہ گوارا کین - اور اسکا اجر
اپنے رب پہ رکھا جو کی محنت ضایع نہین کرتا - ای اہل
اسلام بیایر کیا حب ایمانی اور قومی ہمدردی کا یہی مقتضا
ہی کہ آپ تو سرد خانون کے فکر مین ہو اور اون بھایون
کیطرف خیال تک نہ ہو جو برمز تن اس سخت گرمی مین اپنے
خیمون سے باہر لڑنیکو طیار ہین - کیا تمہین اوس چندہ
کی تعداد جو جرمن اور فرانس وغیرہ مین روسی فوج کے
واسطے جمع ہو رہا ہی معلوم نہین کہ جسکی نسبت مسلمانون
کا چندہ ابھی ایک تہائی تک نہین پہونچا - نہایت افسوس
کی بات ہی کہ دولت انگلیشیہ جیسی سلطنت ہمارے سر پر ہو اور
وہ ہمارے مذہبی معاملات مین بالکل مزاحمت نکری
بلکہ ہمین ایسے مواقع مین تسلی دیوے اور پھر ہم اپنی ہی قوم
اپنے ہی بھایون کی مدد نہ کرین - اخیر مین مین اس دعا پر
اپنا مطلب ختم کرتا ہون کہ ای سچے ہدایت کرنیوالے اور
ای اپنا سیدہا راستہ دکہلانے والے ہم سب مسلمانون
کو چندہ دینے کی فوائد سے مطلع کر اور ہمین چندہ دینے
کے توفیق دے تاکہ تیرے سچے نبی کا سچا دین قیامت
تک قایم رہی - آمین آمین آمین یا رب العالمین - فقط

کارستانی

جنرل ترگوکساف کا مارا جانا ایکدریا مین

یہہ جنرل روسی افیسرون مین بڑا نام آور بہادر تھا جب
ایشیا مین لشکر روس کا شکست پایا اور احمد مختار پاشا کا

جلہا دلیرانہ وکارزار مردانہ شاہ زار نے سنا تو تمام افیسرون
کو جمع کرکے یہہ تجویز کی کہ کون ایسا دلاور و بہادر ہی جو
احمد مختار پاشا کا سر اوتار لاوے اور اسکی فوج کو شکست
دیوے (اگرچیکہ جنرل ترگوکساف پیش از اس تقریر کے
میدان کارزار مین جا چکا تھا مگر کچھہ مشورت کے لئے یہان
موجود تھا) پھر کہا کہ سوائے جنرل ترگوکساف کے کوئی
شخص کسی وقت بھی احمد مختار سے مقابل نہوگا نہ اوسکو
مار سکتا ہی نہ اوسکا سر اوتار لاویگا کیونکہ لوگ اسکی چوری
وچستی سے کم واقف ہین مگر مین نے بارہا امتحانا دیکھا
ہی کہ جو وہ چالاکی کرتا مین اوسکا تدارک کرتا تو معا اپنی
قدیم تجویز کو بدلدیتا - غرض شاہ زار نے وعدہ کیا کہ
اگر تم اسکا سر لاوگے تو جسکے صلہ مین صوبہ بلادس وادی
میری خاص گھڑی و کمربند مع شمشیر انعام پاوگے
اور تمہارا نام افیسران لشکری کے اول درجہ مین ہوگا
گو کہ وہ آفیسر قسطنطنیہ بھی لیوین اور سلطان کو پکڑ لین - غرض
جنرل مذکور نے بادشاہی اقرارت کو بطور یادداشت
لکہا لیکر اپنے جیب مین رکھا تھا - جب ایشیا مین خذل
تیپ کے قریب جنگ شروع ہوی (خذل تیپ قشون
مین نظر آنا محال ہی لیکن یہہ مقام جنوبی اور مشرقی جانب
قرص کے ہوگا اور وہین سے قریب لیگا کیونکہ جو فوجین
اوسطرف تھین اونکی آمد و رفت)

تو جنرل مذکور ایدریا مین خیمہ زن تھا اور فوج اوسکے
اطراف تھی اور ایکدریا سے روسی فوجکو برہنے کا حکم

ہوا - جوا - یوان کے جانب ترکی فوج تھی اور احمد مختار باشا
کے جوانون نے اوس بڑے جنرل کو بطور شکار ہرن کے
پکڑ لیا اور اول گولی سے اوسکا کام تمام کیا بعد نیزون سے
اوسکے حلقوم کو چھید ڈالا اور پاکٹ مین ہاتھ ڈالا تو شہنشاہ
زار کا اقرار خونخوار لال سیاہی سے تحریر تھا ملا مضمون
اوسکا یہہ تھا -

میرے پیارے دوست جوانمرد جنرل ژرگوکساف مین
تمہارے سے اقرار کرتا ہون کہ جب تم احمد مختار کا سر لاؤ گے
تو مین اوسکے صلہ مین صوبہ پلاس واتم کو اور تمہاری اولاد
کو پشتا بعد پشت عطا کرونگا اور یہہ خاصی گھڑی کہ جسکے اوپر
ہیری کے عقاب چسپان ہین اور تلوار جو اج میری کمر مین موجود
ہی میرے ہاتھ سے تمہاری کمر مین باندھونگا اور تمہارا نام
فاتح ایشیا کے اون معزز افیسرون مین لکھونگا کہ تم اپنے
ہمعصرون مین فخر کرین - دستخط زار -

جریدہ روزگار سبحان اللہ کیا خوب احمد مختار
باشا کا سر لانے پہلے اپنی شکار بنگئے اور کیا سر لانے اپنی
بیسر ہوگئے ان حرکات سے ہم کو یقین معلوم ہوتا ہی کہ بیشک
شاہ زار کو تخلل دماغ ہی جو ایسے بچکانی کامون کیطرف
مزاج کا میلان ہے جس سر کا ظہیر و محافظ خداوند ذوالجلال
ہو اوسکو یہہ ناپاک ہاتھ کہان پہنچتا گو یہہ ایک امتحان
کامل طور سے ہوگیا کہ جیسا جنرل ژرگوکساف سر کی خوشی
مین اپنا سر اکدریا مین کٹوایا ویسا ہی زار نے قسطنطنیہ کی
خواہش مین سنت پیطرس برگ کو کھو دیگا اور سلطان
عبدالحمید خان کے عوض مین زار کو کسی ترکی سپاہی نے
مار ڈالیگا کیونکہ یہہ تو ڈانیوب کو عبور کر گیا ہی - اور سلطان المعظم
خلد اللہ ملکہ وحشمتہ اپنے دارالامارہ مین تشریف رکھکر حکم دینگے
ہین - پر کہو دے کو ابھی ڈوب ڈوب مرا کا مقولہ زار کے
اس حرکت پر صادق اویگا اور خبط مزاج کا حال کارسپانڈنٹ
اسٹانڈرد و ڈیلی نیوز و ڈیلی ٹلیگراف نے خوب لکھ چکا ہے
از انجملہ دو باتین یقینی تبلانے مین کہ شہنشاہ روس بغیر مشورت
جو دلمین آیا وہ کرتے ہین کسی کی سنتے نہین دیکھو کہ سابق
مین شولاف سے کہا تھا کہ اگر جنگی جہاز انگلستان کے خلیج
بسیکا مین نظر آوینگے تو تجھکو اخراج البلد کرونگا ویسا ہی
مع زوجہ و عیال و اطفال اخراج البلد کیا - اور ایمپرس گارڈ
کے لوگون کا عندیہ یہہ تھا کہ ہماری شرافت و نجابت ایسی ہے
کہ نصف دنیا مین ہمسا شریف بجیب و نادر کہین نہین یہہ بات
شاہ زار کو ناگوار گذری تب سے اوس گیارہ پر نظر رکھا تھا
چنانچہ اب اوسی کو بلایا ہی کہ پہلے اسکو کٹوا دیجئے - اور
رومانیا والے سے ایک قسم کا اتحاد بسبب ملک فوج کے
تائید ہوا تھا سو اسکو اپنے پاس رکھنے سے انکار کیا اور فوجی
کمانڈر بنا کر اوسکے مارے جانیکے لئے میدان کارزار پر روانہ
کیا ہے - جریدہ روزگار مدراس -

کابل امیر کابل کا مصمم قصد ہی کہ سلطان روم کی اطاعت
قبول کرکے سامان جنگ تیار کرکے نہایت مستعدی سے
جنگ قایم کرین اسیواسطے روزانہ صلاح و تدبیر ہوا کرتی ہی
اور قریب دو لاکھہ فوج کے ماتحت امیر کابل موجود ہے

اور سب فوج واسطے جہاد کے آمادہ ہی سفیر روم کے تشریف
آوری کا کابل مین انتظار ہو رہا ہی اور یہہ بھی خبر ہی کہ جسوقت
سفیر روم کابل مین پہونچینگے فرمان سلطان روم کا دینگے
اوسیوقت سے بالکل حسب تحریر فرمان کابل مین عمل درآمد
ہوگا اور عنقریب سب کو معلوم ہوگا کہ کیسی کارروائی کابل
نے روسیون سے کی فقط سیف الاسلام بمبئی

تاربرقیات

لندن غرہ ستمبر۔ محمد علی پاشا نے تاربرقی اس مضمون
کی دی ہے بھی ہی کہ ۳۰ دین اگست کی جنگ مین والنٹین بیکر نے
اپنی جوانمردی بتلاکر بڑی نامروری پیدا کی۔
روسیہ کے ایک سرکاری مراسلہ سے جو ارمینیہ سے آیا ایسا
واضح ہوا کہ ترکی لشکر کا سید ہا بازو در ینولا بایزید اور ریوان
کے درمیان جنگ مین مصروف ہی۔
درہ شپکا سے کوئی تازی کومک نہین آئے ہین فقط
لندن ۲ ستمبر ۳۰ اگست کو محمد علی پاشا نے جو فتح
حاصل کی اسکی اخبار نامجات کے تمام کارسپانڈنٹون
نے بالکل تصدیق کرتے ہین۔
روسیہ کے ایک سرکاری مراسلہ مین لکھا ہی کہ مقام رہاسن
مین فوج روسیہ کے ہراول نے ۱۲ ہزار ترکی سپاہون
کے ساتھ جنگ کی اور ۶ بار مقام مذکور روسیون کے ہاتھ آیا
اور پھر ترکیون کے قبضہ مین ہوگیا اور آخیر مین روسی فوج اپنے
زخمیون کو لیکر بدکوار ترس کیطرف پسپا ہونے مین مجبور ہوگئی
۳۱ اگست کو ترکی لشکر نے پاپکائی اور کاریکائی کیطرف
بڑھکے زور و شور سے چڑھائی کی۔
عثمان پاشا کے یہان سے ۳۱ اگست کا جو ایک مراسلہ آیا
اس سے واضح ہوا کہ انہون نے پلیونہ کے مشرقی مقامون
کا کہوج لیکر وہان کے حالات دریافت کرلی اور وہان
دشمن پہ یورش کرکے ایک سخت لڑائی کے پیچھے اسکو
شکست فاش دی اور اسکے ۳ مورچے لے لئے اس جنگ
مین ۳۰ ہزار روسی مصروف و موجود تھے۔
۳۰ ماہ اگست کا لکھا ہوا ایک خط سلیمان پاشا کا جو آیا
اس سے دریافت ہوا کہ وہان کوئی جدید کیفیت نہین ہے
اور نہ کچھ تبدل و تغیر ہوا ہی۔ مقامات مفتوحہ کو پاشاے
موصوف نے نہایت مستحکم کیا ہے۔ فقط
لندن ۳ ستمبر۔ گرانڈیوک نکولس برادر شاہ روس
جنرل ملیکاف کو پھر اسکے عہدہ پہ قایم کرکے آپ ترکی الشیہ
مین فوج روسیہ کی بالذات سپہ سالاری کر رہا ہی۔ روسیہ
کے سرکاری مراسلات سے ظاہر ہوا کہ ۳۱ اگست کو
روسیون نے عثمان پاشا کے تمام حملون کو رد کرکے فوج
ترکیہ کو پلونا کیطرف واپس ہانکدیا۔ اس جنگ مین روسی
۶ سو سپاہ مارے گئے فقط
لندن ۴ ستمبر سلیمان پاشا نے درہ شپکا سے
تاربرخبر دی ہی کہ انہون نے اس راستے کی جو گیا بردا
کو جاتا ہی نہایت استحکامی کے ساتھ جنگی جستجو کی
پھیلا گیا اس کے پاس دشمن کو بلندیون پر سے
اوتار دیا۔ فقط شمس الاخبار مدراس

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین کارپردازان مطبع کے اہتمام سے چھپا

کوی کام کسی سے شاید سہو اظہور مین آیا ہوگا تو فوراً زلت
اقدام کا کفارہ دیا ہوگا اور آیندہ کو استغفار کیا ہوگا بندہ نے
کہا کیون صاحب درو غگویم بر روے تو چندرمان نے جو
تارا سے زنا کیا اوسکا کیا کفارہ دیا اور استغفار تو ایکطرف
مہادیو جو سزا دینے پر مستعد ہوے تو بکمال بیحیائی اونکے ساتھ
مقابلہ اور مقاتلہ کیا مہادیو نے آپکی رکیشرون کے عورتون سے
کیلاس مین زنا کیا اونہون نے کیا کفارہ دیا آپکے سورج
دیوتا نے جنکو آپ نارائن کہتے ہو کنتی اپنی نواسی سے
فعل شنیع کیا اونہون نے کیا کفارہ دیا چندرمان دیوتا نے
تمہاری داغ ندامت کا تیرہ بختی سے منہہ پر کھایا اندر نے
ننانات ہزار فرج کو بدن پر لٹکایا مہادیو نے لنگ یعنے
عضو تناسل اپنا بدکاری مین کہویا راجہ پرچنی اپنی دختر
نیک اختر کی شیشہ عصمت و عفت کو سنگ زنا سے بصد
بیحیای توڑ کر کل کا نام ڈبویا برہسپت نے تمہا اپنی بھاوج
کو ایام حمل مین زبردستی گرایا ستیا نے لنکا مین راجہون
سے خوب لگوایا رانی دروپدی نے علانیہ پانچ پتدون سے
باری باری حرام کرایا برہما نے قصد زنا اپنی دختر پر فرمایا
آپکے نارائن نے اپنی تین زوجہ جالندہر سے بدنام کرایا
اونہون نے کیا کفارہ دیا اور ہزارون اس قسم کے واقعات
ہین اپنے دین کے کتابین دیکھکر آپ ہی انصاف فرمائیے
یہہ قول آپکا سراسر جھوٹ ہی پھر سگ رام لچھمن صاحب ذلت
اقدام آپکے دین مین اسی قسم کے معاصی کا نام ہی جو
عمداً از راہ شہوت پرستی کے سرزد ہوے ہون اگر اس قسم کے

گناہون کو آپ کی شرع مین زلت اقدام ٹھہرایا ہی تو زن و
مرد ہنود مکر بغلین بجاوین اور تقلید اوتارون اور دیوتون
کی بجا لاوین - العیاذ باللہ جس دین مین ایسے ایسے کبایر جو
محض از راہ شہوت پرستی ظہور مین آوین ذلت اقدام
کہلاوین تو وہ دین کاہیکو ہی ایک گمراہی کی آئین جہالت
آگین ہی اور سگ رام لچھمن صاحب آپکے عقیدہ کے بموجب
بید کے روسے ہنود کی جورو اپنے شوہرون کے مانین
ہین چنانچہ اسرب اپنکہد رکہہ بید مین مرقوم ہی کہ غور
کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شوہر نطفہ کی صورت بنکر رحم
مین جورو کے آتا ہی اور حمل کی مدت مین جورو جسم کی محافظ
رہتی ہی جب بچہ پیدا ہوتا ہی - سمجھنا چاہئے کہ شوہر خود
بمرتبہ ثانی تولد ہوتا ہی - بموجب اس تصریح بید کے کوئی
ہندو نہین کہ اپنی جورو کا بیٹا نہو اور کوی ہندنی نہین کہ
اپنے شوہر کی ماں نہو - جوگ تت اپنکہد اتہرن بید ملاحظہ فرمائیے
کہ لکہتا ہی کہ سخت نادان ہین جس پستان سے طفولیت
مین دودھ پیتے تھے اوس پستان کو جوانی مین ہاتھ مین
پکڑنا سبب لذات کا جانتے ہین گو کہ جسم عورت کے متعدد
ہین پستان وہی ہین کیا غفلت ہی کہ جس دروازہ سے برآمد
ہوتے ہین پھر اوسی دروازہ مین داخل ہونے کو لذت
سمجھتے ہین جس صورت کو کبھی ماں کہتے ہین اوسیکو جورو فرض
کرتے ہین اور جس ہیت کو عورات ہنود پدر کہتے ہین شوہر
سمجھتے ہین اور پسر فرض کرتے ہین - پس مطابق ان تصریحات
کے جتنے ہنود اپنے جورون سے جماع کرتے ہین بید کے

دوسے اپنے ماؤن سے حرام کرتے ہین پس جو اولاد اس سے
حاصل ہو بلا شک وشبہ بید کی روسے اولاد زنا ہوگی کہ
مجامعت سی باہم پسر و مادر کے اور پدر و دختر کے حاصل
ہوی ہی فرمائے مہاراج کہ بید کے روسے جو حکم اولاد
زنا ہونے مین کہا کلام رہا کچھ وجہ برات کی سکتے ہو تو
پیش کرو ورنہ بید نے تو آپ کو بہت نیچا دکھایا بلی زبان
نکالنے کو جگہہ نہین رکھی سو انکہند مین لکھا ہی صاف
سن لے کہ ہندو مین یہہ سب چور و کے بیٹے ہی جو ہان مین
جتنے انکے بی بیان ہین ہی حقیقت مین یہہ ہونگے بیشان ہین
افسوس صد افسوس پنڈت صاحب یہہ آپ کے بید اور
پوران ہین اور وہ آپ کے ہادی اور رہنما اور ہین سو بید
آپ کے بزرگون کے فعلون کے بید ہین اور آپ کے
اوتار نہین یہہ لوگ جگہ جگہ اوتار تھے کہ ہر جگہہ آپ لوگون کو
ایسا معقول کراتے ہین کہ جواب نہین بن آتا مونہہ دیکھنے
کو جگہہ نہین رہتی بہتری ہی کہ دست بردار ہوا و رہبت سے
باتین رسوای کے اس سے بی بہ کرا یکی بید اور شاستر
اور کتب معتبرہ سے واضح ہین مگر باعث ہتک عزت
آپ کے انکو ہم زبان پر نہین لاتے بمجبوری وہ بی
بالاستیجات لکھنی پڑینگے سو اندکی از غم دل
گفتم و خاموش شدم ہی کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن
بسیار ہست ہی باقی آیندہ

راقم کارسیا پنڈت امان پور
ضلع آنیہ ملک غربی وشمالی

جناب میرے اللہ تعالی آپ کی مدد کرے
بعد سلام عارض مدعا ہون۔ پہلا باب میزان الحق
اس بات کے اثبات مین ہی کہ پرانی عہد کی کتابین منسوخ
نہین ہوئین لیکن افسوس کہ جسکو انہون نے اثبات کلام
حق ہونے مین جو آیتین قرآنی لکھی وہی اثبات تردید مین
عیسائی لوگ دعوی کرتے ہین کہ قرآن سے ثابت ہے
کہ کتب عہد عتیق و جدید کلام حق ہین لیکن اف کہ اون کی
کتابون اور قرآن شریف دونون سے وہ کلام حق نہین
ہوسکتی اور اگر بالفرض قرآن شریف سے ثابت بی ہوجاوے
تو انکو اول قرآن جانب اللہ ہونیکا اقرار کرنا ہوگا۔
کیونکہ اگر قرآن منجانب اللہ نہین تو اوسکی گواہی قابل
اعتبار نہین پہلی اربعہ اناجیل کا احوال ملاحظہ کیجئے۔
انجیل متی باب ۱۷ آیت ۲۰ سے ۲۱ تک۔ اور یسوع نے
اونہین کہا اپنی بے اعتقادی کے سبب کیونکہ مین تمہین سچ
کہتا ہون اگر تمہین رای کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو
اوس پہاڑ کو کہتے کہ یہان سے وہان چلا جا اور وہ چلا جاتا
اور کوی بات تمہارے لئے انہونی نہوتی پر یہہ جنس بغیر دعا
اور روزی کے نہین نکلتی فقط انجیل مرقس باب ۱۱ آیت ۱۲
کہ وقت پھرا ہوا اور خدا کی بادشاہت نزدیک آئی
توبہ کرو اور انجیل پر ایمان لاؤ۔ پہلے دو آیتون سے
معلوم ہوا کہ اربعہ اناجیل بے ایمانون کی تصنیف ہی اور
دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ جناب مسیح کے زمانے
بھی کوی انجیل آسمانی تھی اب وہ انجیل نہین۔ اب ذرا

مشورحہ ی نمبر ۲ ۔ ۔ ۔

۱۷- مارچ تسوع روز شنبہ ۴ بجے پر مکان غلام جیلانی خانصاحب واقعہ بتیری بحث کا جلسہ منعقد ہوا

مولوی صاحب نے فرمایا کہ مین امیدوار ہون کہ پادری صاحب گذشتہ جلسہ کے دعوے کو پورا فرما دینگے پھر آپنے متی کی انجیل کے ۲۷ باب کے ۳۵ فقرے کو جو یہ ہی (اور انہون نے اسکے کپڑے قرعہ ڈالکے بانٹ لئے تاکہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہووے کہ انہون نے میرے کپڑے آپسمین بانٹے اور میرے لباس کے لئے قرعہ ڈالا) قرأت فرمایا۔ اسپر گولڈ اسمت صاحب نے یہہ فرمایا کہ یہہ فقرہ پورانے نسخون مین یعنے لاطنی اور یونانی اور سریانی مین نہین اور یہہ فقرہ متی کی انجیل مین الحاقی ہی۔ **سوال محمدی** کہ اصل انجیل جو حضرت عیسی علیہ السلام پر نازل ہوی اسمین یہہ فقرہ ہی کہ نہین **جواب عیسوی** نہین ہی **سوال** کیا اصل انجیل جو عیسی علیہ السلام پر نازل ہوی آپکے نزدیک ہی جو اس جرم سے فرماتے ہین کہ اسمین نہین **جواب** نزدیک ہے **سوال** کیا آپ ہی قایل ہین کہ وہ نزدیک ہی یا سب پراٹسٹنٹ قایل ہین کہ وہ نزدیک ہی **جواب** سب قایل ہین کہ موجود ہی **سوال** جب آپکے قول سے الحاقی ہونا اس فقرے کا ثابت ہوگیا اور اصل انجیل کا موجود ہونا ہی تو اصل انجیل کا ہونا بیفائدہ ہوا کیونکہ جب اتنے لوگ الحاق کرین اور منادی اصل انجیل کی ہوینگے دعوے منادی الحاقی انجیل کی ہوگئی تو کوئی طرح سے بلکہ احتمال واقع ہونے سے استدلال باطل ہونیکا فائدہ جو مسلم ہی

متی کی انجیل قابل استدلال کے نزدیک **جواب** اس آیت کے باب مین استدلال کے لایق نہین یعنے وہ نسخہ

سید محمد نظام الدین نعوتی

مرقوم ۱۷ مارچ ۱۸۹۹ع

جب یہہ بحث تحریری ہوچکا تو جناب مولوی صاحب نے بر سر مجمع الشکر ہوکے بعد حمد و نعت شریف و دعا یون فرمانے لگے کہ مین ہمارے منصف مزاج پادری صاحب کا نہایت شکرگذار ہون کہ آپ حق کے قایل ہوگئے اب مین اس آیت کا بیان کرتا ہون کہ متی کو دوسرے انجیلون سے کیا خلاف ہی اس خلاف کا عمدہ نتیجہ یہہ کیا حاصل ہوتا ہی۔ متی فرماتے ہین اسکے کپڑون پر چٹی ڈالکے انہین بانٹ لیا اور یوحن فرماتے ہین کہ سپاہیون نے انکے کپڑون کو چار حصے کرکے اُس مین بانٹ لئے اور قرعہ ڈالا گیا سو فقط اس کرتے پر تھا جو بغیر سئے کے بنا گیا تھا چنانچہ ۱۹ باب کے ۲۳ اور ۲۴ آیت مین فرماتے ہین (پھر سپاہیون یسوع کو صلیب پر کھینچ چکے تو اسکے کپڑون کو لیا اور چار حصے کئے ہر سپاہی کے لئے ایک حصہ اور اسکے کرتے کو بھی لیا اور کرتا بن سیا سراسر مُتبا ہوا تھا اسلئے انہون نے آپس مین کہا کہ ہم اسے نہ پھاڑین بلکہ اسپر چٹی ڈالین کہ یہہ کسکا ہوگا یہہ اسلئے ہوا کہ نوشتہ جو کہتا ہی کہ انہون نے میری پوشاک بانٹ لئے اور میرے کرتے کے لئے چٹیان ڈالین پورا ہووے) یہہ دونون انجیل اس قرعہ ڈالنیکے باب مین کہ ایک کرتے پر تھا یا کپڑون پر آپس مین خلاف رکھتے ہین اور جو متی نے

فرمایا جو نبی نے کہا تھا پورا ہوا کہ انہون نے میرے لباس آپس
مین بانٹ لئے اور میرے لباس پر چٹی والے اس بات
کا ذکر مرقس کے اور لوقا کے انجیل مین نہین چنانچہ مرقس کے
انجیل کے ۱۵ باب کے ۲۴ فقرہ اور لوقا کے انجیل ۲۳ باب کا
۳۴ فقرہ اسپر گواہ ہی۔ تب مولوی صاحب نے فرمایا گو
ان دونون انجیلون مین نہو لیکن ۲۲ زبور کے ۱۸۔ آیت مین
اسکا ذکر ہی۔
تب مولوی صاحب نے فرمایا اس زبور مین جو داؤد علیہ السلام
کی دعا ہی آپ اپنی حالت کی خبر دیتے ہین اور یہہ نہین فرماتے
ہین کہ میرے بعد کسی ایک کو سولی دے کے اسکے کپڑون پر
قرعہ ڈالینگے چنانچہ وہ آیت یہہ ہی (ہین اپنے سب ہڈیون
کو گن سکتا ہون وے مجھے تاکتے ہین اور گھورتے ہین وے
میرے کپڑے آپس مین بانٹتے ہین اور میرے لباس پر
قرعہ ڈالتے ہین) پس یہہ آیت آپکے لئے حجت ہو نہین سکتی
لباس و قرعہ کا لفظ کسی مقام مین ہو تو اسکو بغیر سیاق و
ساق پر نظر کرنے کے اپنی دلیل گردانا انصاف و دیندار
سے بعید ہی۔ مقام تعجب تو یہہ ہی کہ ان چارون انجیل
والے ایک ہی واقعہ کی جو ایک روز و وقت مین چلا خبر
دیتے ہین پھر انمین اتنا خلاف رکھنے کا کیا وجہ ہی اس سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ ان انجیل نویسونکو واقعات لکھنے
مین کمال بے احتیاطی تھی یا یہہ لوگ اسوقت مین حاضر نہ تھے
اُسکے بعد جیسا لوگون سے سنا ویسا ہی لکھہ دیا چنانچہ اسپر
اور ایک شاہد ہی متی اپنی انجیل کے اسی فقرہ مین فرماتے

ہین کہ یہودی کو سولی دینے کے آگے پت ملا ہوا سرکہ اُسے پینے
کو دیا اور مرقس اس ہی آیت مین فرماتے ہین کہ می مین مرا
کے اسے پینے دیا اور یہہ بات صاف ظاہر ہی کہ سرکہ کوئی
اور چیز ہی اور می کوئی اور چیز اور اسکا ذکر لوقا کے اور
یوحن کے انجیل مین ہی نہین اسی طرح پر اس سرکہ کو چکھنے
کا ذکر متی کی انجیل مین ہی اور مرقس کی انجیل مین نہین حالانکہ
یہہ ایک ہی وقت کا واقعہ ہی جو اتنے اختلاف سے
انجیلون مین بیان کیا گیا۔
پادری صاحب نے کہا یہہ سب اللہ کا کلام ہی مین سب
ایمان لایا ہون۔ مولوی صاحب نے فرمایا اگر یہہ کلام اللہ
ہوتا تو اتنا اختلاف نہوتا چونکہ لوگون کے باتین مین تو اتنا
اختلاف واقع ہوا ہی آپ لوگون کے باتون کو کلام اللہ
سمجھنے سے وہ کلام اللہ نہین ہو جاتا۔
مجمع برخواست ہوا۔ مولوی صاحب نے ایک تقریر دلپذیر
اس بیان مین کہ کلام اللہ کسکو کہتے ہین اور اسکے کیا رنگ
ڈھنگ ہین بیان فرماکے اسپر آیہ ولو کان من غیر اللہ لوجدوا
فیہ اختلافا کثیرا کو قرأت فرمایا اور اسکی حقیقت معلوم ہونے
سے اہل محفل نے نہایت لطف اُٹھایا۔ فقط

الراقم مسکین سید محمد نظام الدین نقوی عفی عنہ

دلیل و برہان بتردید تحریف القرآن

مصنفہ صاحب مسیح الدجال واجب الاستیصال

اول تو یہہ سب روایات پیش کردہ مسیحی صحیح نہین ضعیف
و شاذ ہین (۲) روایات اخبار کیسی ہی صحیح بھی ہون

مگر ہرگز مقابلہ قرآن مکتوب متواتر وصحیفہ قدیمی مروج ومتداول
کا نہین کرسکتین (۳) اختلاف قراءۃ تحریف نہین کیونکہ
سب قراءتین متواترہ جو من جانب اللہ ہین اون مین سے
کوئی غلط نہین گویا وہ سب اصل مین کلام اللہ ہین (۴)
آیات منسوخ التلاوۃ سے تحریف ثابت نہین ہوتی بلکہ
مطلب یہہ ہی کہ خدا ہی نے اُن آیات کو منسوخ التلاوت
فرما دیا اور قرآن شریف سے علیحدہ رکھا اسی واسطے
وہ شروع ہی سے درج کلام اللہ نہین ہوئین اگرچہ اُن مین
سے کسی نے مثل اُبی بن کعب یا ابن مسعود بطور شرح وحاشیہ
اپنے صحیفہ مین لکھ لیا مگر تمام صحابہ واہلبیت نے، وسے
داخل کلام اللہ نہین کیا (۵) یہہ بعض روایات شیعہ
(کہ قرآن شریف لوگون نے بدل دیا یہہ تاویل ہین یعنے
معنے اصلی قرآن کے بدل دئے نہ یہہ کہ عبارت بدلدی)
اسی لئے نقص قرآن کسی سنی وشیعہ کا مذہب نہین چنانچہ
جلد چہارم نزہۃ اثنا عشریہ مین (جو باہتمام وحواشی
برادر بزرگ صاحب مستقصا کے چھپا ہی) مرقوم ہی
اور ملا خُرّ عاملی نے لکھا ہی کہ الزیادۃ یدّعیٰ
فی القرآن فمجمع علیہ یعنے زیادتی تو ہرگز قرآن شریف
مین کسی کے نزدیک نہین۔ واما النقصان فرواہ
قوم من اصحابنا وبعض الحشویۃ من العامۃ
والاصحّ خلافہ کما صرّح بہ السید المرتضیٰ
یعنے نقص کو ایک قوم کے شیعہ راویون نے نقل کیا
ہی اور بعض لغو سنیون نے۔ مگر صحیح تر عدم نقصان

قرآن ہی چنانچہ سید مرتضی وغیرہ نے تصریح کی ہی اور
کافی کلینی کے سب روایات ہرگز ہرگز کافی وصحیح نہین بلکہ
سیکڑون راوی مثل قاضی بحتری وغیرہ کذاب ومتروک
ہین اور صدہا روایتین موضوع باقرار شیعہ اسمین موجود
ہین۔ چنانچہ چار روایتین ہین کہ سیدانی پر سیدانی
نکرد یعنے نکاح مین نہ لایو۔ علی ہذا القیاس محدثین و
مفسرین ہزارون روایات وتعلیلات اپنے کتابون
مین بے تحقیق بھر لیتے ہین تنقید وتنقیح محققین کا کام ہی
تحقیق ہو تو جانو کہ سچ کیا ہی اور جھوٹ کیا۔ یون
تو لکھا ہوا ہی سبھی کچھ کتاب مین۔ کافی کلینی مین بیسون
روایات متروک العمل ہین لیس الکافی مامُوَفّی
الکافی مولوی ولدار علی صاحب یک لکھ گئے ہین
بلکہ جابجا کافی ودیگر کتب احادیث طرفین مین حدیثون کو
قرآن پر عرض کرنیکا حکم ہی۔ اور محققین فرما گئے ہین کہ
خاصکر مفسرین مین وہابی کہ بے تحقیق شاذ ونادر و
موضوع روایات کو بھی لے لیتے ہین۔ چنانچہ نوح وغیرہ
کے روایتین جیسے بیضاوی بھی بھری ہوی ہی وہ اسی
قسم کے ہین۔ اور ائمہ کا دستور العمل ہی قرآن رہا
اعتقادیہ مین شیخ صدوق نے اسی قرآن کو بغیر پیش و
کم ماننا اور ناقص بتانے والے کو صریح کاذب کہا۔
اگر یہہ مسئلہ مختلف فیہ سمجھو نہین ہوتا تو مجتہد کو کوئی
جھوٹا کذاب نہین کہتا۔ اسی قرآن کو خود ائمہ معصومین نے
پڑھا پڑھایا۔ اسکا حکم تلاوت فرمایا۔ اب تک سب کا

بھی چھپتے ہین - ایک آیت کو بھی پیش و پس کرنے سے
نماز جاتی رہتی ہی - کتابت مین کوی نسخہ مختلف نہین
صحابہ کے عہد کے نسخے جمع کرکے ملالو - ایک سورہ بھی آگے
پیچھے نہ پاؤگے - ذالک الکتاب لاریب فیہ -
اختلاف قرأۃ سے یہہ مطلب ہے کہ متواتر قرأت سب خدا کی طرف
سے نازل ہوئین آنحضرتؐ کو اُن من سے بطرح پڑہنے کا حکم
ہوا - کوئی قرأت اُسمین جعلی نہین - اسی طرح منسوخ التلاوت
بھی موجب تحریف نہین بلکہ وہ بھی خدا ہی کی جانب سے تھا
جیسے آیۂ رجم زانی وزانیہ مگر آنحضرتؐ نے اوسے بحکم خدا
کسی مصلحت وسبب مذکورہ کتب شامل قرآن مجید نہین فرمایا
نہ یہہ کہ بعد درج کتاب اللہ وہ آیت کسی نے نکال ڈالی -
باقی روایات ضعیفہ مزخرفات بدعتی وغالی سنی وشیعہ لغو
لوگون کی بنائی ہوی ہین - معتمدین ومحققین طرفین ایسے
موضوعات کو کسی بات سند وقبول نہین کیا - بخلاف
کتاب بایبل کہ اکثر رسایل اوسکے مفقود ومختلف ومخلق
وموضوع - اور فقرات والفاظ اوسمین سے بعد مدت
مخروج ہوئے - تورات واناجیل کے اکثر رسائل کا سن
تصنیف ومصنف یقینا معلوم نہین - سیکڑون رسایل اناجیل
کے نام سے مشہور ہوئے اور پیشتر یاب ومگم وکمیاب ہین اور
عبرانی کا تو نام بھی نہین - اب جو نسخے موجود ہین وہ بھی
ایسے مختلف ہین کہ قرآن کے اختلاف سے بھی اون اختلافات
کو ہرگز کچھ نسبت نہین - اور منصف کے نزدیک ہرگز ہرگز
اختلافات قرأۃ وآیات منسوخ التلاوت سے معارضہ

تحریفات بایبل کا نہین ہوسکتا - منہہ چڑہ انا اور بات ہی
اور معارضہ مقابلہ بالمثل اور چیز ہی - لوہم پادری عمادالدین
ہی سے بکلف دریافت کرتے ہین کہ مصنف رسالہ تحریفات
کی یہہ محنت رایگان ہی یا نہین فقط دہوکا کہایا ہے - البتہ
غیر مذہب والا خاصکر وہ خود اسے جو گھر مین بیٹھکر کتاب
سے واقفیت چاہے اور کسی واقف کی نہ سنی اسکو ایسے
باتون سے اطلاع ہونی بہت مشکل ہے مصنف تحریفات
کی یہی یہہ عادت ہی اور صاحب استقصا برسے ناظر کتب
ہین - لہذا ماسٹر صاحب تو ہرگز اختلاف قرأۃ کے
اصل مطلب اور منسوخ التلاوۃ کے مراد کو نہین سمجھے کسی
دہوکے باز نامی مسلمان کاذب نے بطمع دنیاوی بہکادیا
ہی - امید کہ درباب قرآن مذہب جہاندہ علمای شیعہ
استفسار واعجاز عیسوی وتریاق مسموم وجلد چہارم وغیرہا
مین دیکھین اور باقرار محققین شیعہ وہ روایات جو بمعارضہ
ومقابلہ سنیون کے ہان بابت نقص قرآن بتائی گئین وہ
حشویہ فرقہ کے لغو لوگون کی ایجاد ہین - کچھ بھی توجہ دینے
نہین بخلاف تحریفات بائبل کے اگر اعجاز عیسوے نہ دیکھنا
چاہو تو مولوی سید احمد خان صاحب بہادر مصنف کی
تبیین الکلام دیکھو کہ جو بظاہر تو صریح تحریف کا لفظ نسبت
بائبل منہہ سے نہین نکالتے مگر اونکا قلم وہ باتین لکھتا ہے
کہ جس سے الحاق رسایل وموضوعات وتحریف فقرات
واختلاف اصل نسخ وتراجم بخوبی ثابت ہوتے ہین - جو
عقوبۃ الضالین وتوبیخا وتبدید در رقیمۃ الواد کو ہی ملاحظہ فرمالے

در نہ اس معارضہ و مقابلہ کی وہی مشہور مثل ہی کہ جاٹ
رے جاٹ تیرے سر پہ کھاٹ۔ گنوار بولا کہ مرزا رے
مرزا تیرے سر پہ کولہو۔ مفتی نے کہا کہ یہہ تو تک نہ ملا گنوار
بولا کہ پڑا نہ ملو۔ بوجہین تو مریگا۔ اسیطرح صاحب تحریفات
نے یہہ رسالہ چھاپا ہوگا کہ مسلمان جواب چھاپنے کو روپیہ
کہان سے لاینگے یا ایسے نکمی بات کا جواب لکھنے مین ذرا دیر
تو لگیگی۔ اچھا مسلمانون کا وقت تو ضایع ہوگا سخت و سست
باتین تو بسبب قرآن و صاحب قرآن کے اہل اسلام کے
کان مین پڑینگے باقی جو ہوگا سو دیکھا جائیگا۔ اب تو مشن کے
ولایتی پادری خوش ہوجاینگے ایسا بیدار مغز مصنف ہر اک
نہین جو اپنے قوم کا مقابلہ کرے۔ طاعن و معترض کے
ساتھ سب ہنستے ہین۔ راقم الفت حسین شیعہ غیر عرفی

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین۔ فرماتے ہین
رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم جو شخص اپنے بھائی کی مدد کرتا
ہی اوسکی مدد خدا کرتا ہی اور کہ خدا کسیکے احسان کو ضایع
نہین کرتا۔ یہہ ایک ایسی حدیث ہی کہ جسکا اتباع عموماً ہر وقت
ہین اور خصوصاً اج کل ہم سب مسلمانون پر لازم و واجب ہے
اور یہہ وہ سچا وعدہ ہی جو کبھی نہین ٹلتا اب حسب ارشاد
پیغمبر خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے سچی ہدایت اور
سچی ایمان کا یہہ نشان ہی کہ ہم اون کی تابعداری کو ہدایت
اور اونسے ذرہ بھی انحراف کو ضلالت سمجھین۔ پس لازم آیا
کہ جو مہم ہماری سامہنے آوے رجوع کرین ہم اپنے
اوسے پہنچا رہنما کیطرف جسکا واسطہ ہمارے باعث نجات
دنیا و عقبیٰ ہی۔ اج کل ہم سب مسلمانون پر ایک ایسا موقع
آگیا ہی کہ ہم سب اپنی جانون کا وزن کرین اور اپنی ایمان کو
جانچین۔ کہ وہ کون کون شخص ہین کہ جنکے دلین حمیت
اسلام و غیرت اسلام نے جگہہ پکڑی ہی اور اس دین حق
کے نشانات بلند کرنیکے لئے کون کون شخص اپنی ہمت
خرچ کرتے ہین۔ یعنے اجکل سلطان روم خلد اللہ ملکہ پر روس
منحوس نے محض دلی عناد اور تخالف مذہبی کے باعث
بی سبب حملہ کیا ہی اور اوسکا انجام اپنے ذہن مین یہہ سمجھہ
بیٹھا ہی کہ مسلمانون کے عظیم الشان شہر گرا دینے جاوین
اور اسلام کو کہ جسکی خوبی روے زمین پر اظہر من الشمس ہے
روکا جاوے۔ جس ارادے کی انسداد کے لئے سرحدی
روم کے اہل اسلام نے اپنے چھوٹے چھوٹے عزیز بچون
اور بی بیون اور والدین سے مفارقت اختیار کی۔ اور
اللہ کے رستہ مین شہادت پائے۔ ای مسلمان بھایو
کیا یہہ گوارا کر سکتے ہو کہ آپ ان عالیشان ایوانون مین
آرام سے سوؤ اور اپنے بھایون سے جو اعلاء کلمۃ اللہ
کے لئے ہاتھون پہ پیارے جان رکھے ہوے لڑ رہے
ہین۔ بے خبر ہوجاؤ۔ کیا اون چھوٹے بچون کی دردناک
آوازین جو گلی کوچون مین اپنے شہید باپون کی مفارقت
مین نکالتے ہین۔ قابل رحم نہین ہین۔ کیا یون عاجز
یتیمون کے آہ و نالے آپ کے کانون تک نہین پہونچے
کہ انسانی ہمدردی کا جوش آتا کیا اون راندوان کی